



# E-Content

Instructional Media Centre  
Maulana Azad National Urdu University  
Gachibowli, Hyderabad - 32  
T.S. India

## Subject / Course - B.A 1st Year Islamic Studies

Paper : First(Block 1)Islam: Taruf aur Buniyadi Taleemat

Module Name/Title : Tauheed : Tareef o Taruf (Unit- 5)



### DEVELOPMENT TEAM

CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr Syed Aleem Ashraf Jaisi
PRODUCER	Mr Mujahid Ali



Instructional Media Centre  
Maulana Azad National Urdu University  
Gachibowli, Hyderabad - 32  
T.S. India



قیامت کے دن کو ماننا، اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے کو ماننا اور اس بات کو ماننا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا جہاں حساب و کتاب ہوگا، جسے آخرت کہتے ہیں۔ اسلامی عقیدہ کی ان تمام باتوں کو جمالی طور پر تین عنوانوں میں سمیٹ کر توحید، رسالت اور آخرت کا نام دیا جاتا ہے۔

درج ذیل اکائی میں ایمانیات کے ان ہی تینوں عقائد کا تعارف کرایا جائے گا۔ اس میں بتایا جائے گا کہ توحید کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟ عقیدہ توحید کی عقلی دلیل کیا ہے اور انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا تعارف کرایا جائیگا جس میں بتایا جائے گا کہ عقیدہ رسالت محمدی میں کیا باقی شامل ہیں، اس کی خصوصیات اور امتیازات کیا ہیں اور اس کو تسلیم کرنے کے عقلی دلائل کیا ہیں؟ پھر آخرت کے عقیدہ پر گفتگو کی جائے گی جس میں آخرت کا مفہوم، قیامت کے دن اور اس کے واقعات نیز حساب و کتاب کے بارے میں بتایا جائے گا۔

### 5.3 توحید

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر بتائی گئی ہے، ان میں اول کلمہ شہادت ہے۔ کلمہ شہادت سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے ایک ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کے رسول ہونے کی شہادت دی جائے، شہادت کے معنی آنکھوں دیکھی چیزوں کو بیان کرنا ہے، جو چیزیں آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہوں، انسان کو ان کا حد درجہ یقین ہوتا ہے، اسی لئے انتہائی یقین کے ساتھ خرد بینے کو شہادت اور گواہی کہا جاتا ہے، تو حید اور رسالت محمدی کی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی انتہائی یقین کے ساتھ توحید اور رسالت کا اقرار کرے۔۔۔۔۔ یہی اسلام کا رکن اول ہے، جو دو جزء پر مشتمل ہے؛ تو حید اور رسالت محمدی۔ دیگر چار چیزوں کا تذکرہ ارکان اسلام پر گفتگو کے ضمن میں کیا جا رہا ہے۔

توحید عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ”ایک ماننے“ کے ہیں، اسلام کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو ذات اور خصوصی صفات کے اعتبار سے کیتا ماننے کا نام توحید ہے، توحید کے مقابلہ میں ”شک“ کا لفظ ہے، شک کے معنی ہیں: اللہ کی ذات، خصوصی صفات اور خصوصی حقوق میں کسی اور کو اللہ کا شریک و سا جھی ٹھہرانا۔

اس طرح گویا توحید کے تین پہلو ہیں: توحید فی الذات، توحید فی الصفات، توحید فی الحکوم۔

”توحید فی الذات“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے تنہا ہے، وہ ایک ہے، نہ کوئی اس کا باپ ہے، نہ کوئی اس کی اولاد ہے، نہ پیوی ہے، نہ کوئی اس کا بھائی بھن ہے، نہ کنبہ اور خاندان ہے۔

”توحید فی الصفات“ سے مراد یہ ہے کہ بہت سے تصرفات و اختیارات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے، کسی اور کا اس میں کوئی حصہ نہیں، رب ہونا، خالق ہونا، رازق ہونا، اولاد دینا، حیات و موت کے فیصلے کرنا، بارش دینا اور اس سے محروم رکھنا، یہ سب اللہ ہی کے اختیارات میں ہے، وہی ثواب و عذاب دیتا ہے اور مغفرت کے فیصلے کرتا ہے، اللہ کی صفات میں کوئی مخلوق شریک و سہمیں، خواہ وہ کتنے ہی اونچے درجہ کی حامل ہو۔



بعض امور وہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہیں، جیسے عبادت صرف اللہ ہی کے لیے کی جائے گی، اس لئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، اللہ ہی کے لئے نذر مانی جائے گی، اللہ ہی کی قسم حاصلی جائے گی، اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے جانور ذبح کیا جائے گا، دُعاء اللہ سے مانگی جائے گی، سجدہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے جائز نہیں ہوگا، ان حقوق میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا شرک میں داخل ہے، اس کو ”توحید فی الحکوم“، سے تعبیر کیا جاستا ہے۔

اسلام میں عقیدہ توحید کی بڑی اہمیت ہے اور یہ قرآن مجید کی تمام تعلیمات کا نچوڑ ہے، قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء نے اپنے اپنے عہد میں اس کی دعوت دی اور لوگوں کو شرک سے بچانے کی کوشش فرمائی، شرک اللہ سے بغاوت ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ تمام گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرماسکتے ہیں، لیکن شرک ناقابل عفوجرم ہے۔

### 5.3.1 زندگی پر توحید کے اثرات

توحید صرف ایک عقیدہ ہی نہیں ہے، بلکہ انسان کی عملی زندگی سے بھی اس کا گہرا ربط ہے، اس سلسلہ میں چند بنیادی باتیں لکھی جاتی ہیں:

(الف) وحدت الہ کے تصور سے وحدت انسانیت کا تصور ابھرتا ہے، جن قوموں میں ذات، پات، اور طبقاتی اونچی نیچی کا تصور رہا ہے، ان کے بیہاں خدا اور بندوں کے درمیان انسانوں کے ایک خاص گروہ کو واسطہ بنا لیا گیا تھا، کہیں ایک خاص نسل کے لوگوں کو، کہیں ایک خاص رنگ کے لوگوں کو، کہیں شاہی خاندان کو۔ عقیدہ توحید میں یہ بات شامل ہے کہ کسی انسانی گروہ میں خدا کی طاقت یا خدا کی صفات کا رفرمانیں ہیں، اس سے تمام انسانوں کے درمیان وحدت اور یکسانیت کا تصور طاقت پاتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں وحدت الہ اور وحدت انسانیت کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے: إِنَّ الْهُكْمَ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، یعنی تم سب ایک خدا کے بندے ہو اور ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ یہی وہ حقیقت ہے جس نے امت مسلمہ میں ذات پات، علاقہ وطن، رنگ و نسل اور انسانی بنیادوں پر تعظیم و تحقیر کا تصور پیدا نہیں ہونے دیا، حالاں کہ مغربی قومیت کے تصور نے ان کی صفوں میں بکھرا اور ضرور پیدا کیا، لیکن کبھی ان تعصبات نے عقیدہ کی صورت اختیار نہیں کی اور نہ امت کے سواد اعظم نے ان باقوں کو قبول کیا۔

(ب) عقیدہ توحید علمی و فنی تحقیق کے جذبہ کو پروان چڑھاتا ہے، انسانی فطرت یہ ہے کہ جس چیز سے اس کا تعلق عقیدت و احترام کا ہوتا ہے، اس کو وہ تحقیق و تقدیم سے بالاتر رکھنا چاہتا ہے، اب جو لوگ لو ہے، پھر، درخت، دریا و سمندر اور سیارات و حیوانات وغیرہ کو خدا کا درجہ دیتے ہیں وہ کیسے ان چیزوں کو اپنی تحقیق و جستجو کا ہدف بناسکتے ہیں اور جب انسان کا عقیدہ یوں ہو کہ خدا کے سواساری چیزیں اسی کی طرح مخلوق ہیں، بلکہ وہ انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں تو اس کی تحقیق و جستجو میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی، اسی لئے قرآن مجید میں بار بار کائنات میں تدبر کی دعوت دی گئی ہے اور کہیں بھی علم و تحقیق کی حوصلہ شکنی نہیں کی گئی ہے۔

(ج) توحید کا عقیدہ انسان کے اندر یہ یقین پیدا کرتا ہے، کہ مخلوقات میں بجائے خود نافع اور مضر ہونے کی صلاحیت نہیں، اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی سے چیزیں نفع بخش یا نقصان دہ ہوتی ہیں، یہ عقیدہ انسان کے دل سے مخلوق کے خوف کو دور کرتا ہے اور انھیں تو ہم پرستی سے بچاتا ہے، جو قویں شرک میں بٹلا ہوتی ہیں، ان میں تو ہم پرستی پیدا ہو جاتی ہے، وہ بعض جانوروں کو برکت کا اور بعض کو نحشت کا سبب سمجھتی ہیں، بعض اوقات کو مبارک اور بعض کو منحوس باور کرتی ہیں، دھوکہ باز انسانوں سے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتی ہیں، اس لئے عقیدہ توحید کا ایک نمایاں اثر یہ ہے کہ یہ انسان کو تو ہم پرستی سے بچاتا ہے۔

### 5.3.2 توحید کی عقلی دلیل

اسلام نے توحید کا جو تصور دیا ہے، وہ نہایت سادہ، پچیدہ اور منطقی بحثوں سے دور، عام فہم اور پوری طرح عقل و فطرت سے ہم آہنگ ہے۔ توحید کا تصور دو باتوں کو شامل ہے، ایک یہ کہ خدا کا وجود ہے اور دوسرے یہ کہ خدا ایک ہی ہے، یہ دونوں باتیں پوری طرح عقل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں، دنیا میں کوئی چھوٹی سی چھوٹی بھی ایسی موجود نہیں، جو کسی بنانے والے کے بغیر از خود وجود میں آگئی ہو، تو اتنی بڑی دسیع و عریض اور بے حد متنوع کائنات کسی خالق کے بغیر کیسے وجود میں آسکتی ہے اور کسی مدبر و منتظم کے بغیر کیوں کرباق رہ سکتی ہے؟ اس لئے خدا کا وجود پوری طرح عقل کا تقاضہ ہے اور اسی لئے تاریخ کے ہر دور میں ہوڑے سے مخفف لوگوں کو چھوڑ کر سبھوں نے اپنے خالق و مالک کے وجود کا اقرار کیا ہے۔

جہاں تک خدا کے ایک ہونے کی بات ہے، تو یہ بھی انہتائی درجہ عقل و فطرت کے مطابق ہے، اس کائنات میں زمین کی طرح نہ جانے کتنے جہاں پھیلے ہوئے ہیں، یہ سب کے سب مسلسل گردش کی حالت میں ہیں اور اس گردش کی رفتار بھی یہ ہے کہ وہ کئی میل فی سکنڈ کا فاصلہ طئے کرتے ہیں، ان بے شمار سیاروں کو قوت کشش نے ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح تھام رکھا ہے کہ بغیر کسی ستون کے یہ صحیح و سالم صورت میں موجود ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پوری کائنات ایک دوسرے سے مربوط ہے، یہ الگ الگ ملکتیں نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی مملکت کے حصے ہیں، اگر ان پر الگ الگ فرماں رواؤں کی حکمرانی ہوتی تو یہ ہرگز اس انصباط، تعاون اور وحدت عمل کے ساتھ اپنا کام جاری نہیں رکھتے، انسان خدا کی سب سے زیادہ باشمور مخلوق ہے، پھر بھی وہ ہر لمحہ ایک دوسرے سے متصادم ہوتی رہتی ہے، تو بصارت و سماعت اور عقل و شعور سے محروم اتنی بڑی کائنات کیوں کرتصادم سے نج سکتی تھی؟ یہ اس بات کی صاف دلیل ہے کہ ایک ہی خدا ہے، جس کی شان ربو بیت اس پورے نظام کائنات کو چلا رہی ہے، قرآن مجید نے اسی حقیقت کو یوں کہا ہے:

لو كان فيهم ما آلهة إلا الله لفسدتا۔ (الأنبياء: ۲۲)

(اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو زمین و آسمان میں فساد پیدا ہو جاتا۔)

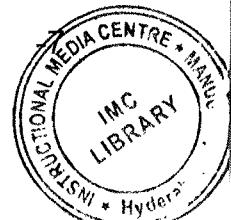
### 5.4 رسالت محمد ﷺ

کلمہ شہادت کا دوسرا جزء یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، یہ عقیدہ درج ذیل باتوں کو شامل ہے:

- اسلام کے پانچ بنیادی اركان ہیں، جن میں پہلا رکن ”کلمہ شہادت“ ہے اور کلمہ شہادت کا پہلا جزو توحید ہے۔
- توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات و اختیارات اور مخصوص حقوق --- عبادت، دعاء و قربانی، سجدہ وغیرہ --- میں کیتا جائے۔
- توحید کے قصور سے انسانی وحدت کا تصور ابھرتا ہے، کائنات میں تحقیق کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور انسان کو تو ہم پرستی سے نجات ملتی ہے۔
- عقیدہ توحید عقل و فطرت کے عین مطابق ہے، کیوں کہ کائنات کا اگر ایک سے زیادہ رب ہوتا تو اس کے نظام میں انضباط اور تعاون باقی نہیں رہتا۔
- کلمہ شہادت کا دوسرا جزیہ ہے، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
- محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں جامعیت، عالمگیریت اور عقل و فطرت سے ہم آہنگی ہے، نیز آپ کی سیرت تاریخی طور پر پوری طرح محفوظ ہے۔
- آپ ﷺ کی نبوت کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ سلسلہ نبوت آپ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے، اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔
- اسلام کا تیسرا عقیدہ ”آخرت“ کا تصور ہے، یعنی قیامت قائم ہوگی، انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور اپنے ایمان و اعمال کے اعتبار سے جنت و دوزخ میں داخل کیے جائیں گے۔

نمونہ سوالات 5.7

- توحید سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا کیفیتیں ہیں؟
- انسان کی عملی زندگی پر عقیدہ توحید کیا اثر پڑتا ہے؟
- عقلی نقطہ نظر سے تصور توحید پر روشنی ڈالئے۔
- محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں کیا کیا باتیں شامل ہیں؟
- نبوت محمد ﷺ پر آپ کیا عقلی دلیلیں پیش کر سکتے ہیں؟
- محمد رسول اللہ ﷺ کے چند امتیازی خصائص پر روشنی ڈالئے۔
- ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلمانوں کا عقیدہ کیا ہے؟



- 8۔ انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کا کیا اثر پڑتا ہے؟
- 9۔ انسانی فطرت کیوں کر عقیدہ آخرت کا تقاضا کرتی ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

## 5.8 مطالعہ کے لئے معاون کتابیں

- |                                     |                                 |
|-------------------------------------|---------------------------------|
| مولانا امین احسن اصلاحی (اردو)      | 1۔ حقیقت توحید                  |
| مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (اردو) | 2۔ اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی |
| مولانا وحید الدین خاں (اردو)        | 3۔ مذہب اور جدید چیخ            |
| علامہ سید سلیمان ندوی (اردو)        | 4۔ خطبات مدراس                  |

-:-OOO:-

